احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 21-نومبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 260 | جمعہ 20 رجب 1418ھ 21 نبوت 1376ہش 21-نومبر 1997ء

آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
عقل مند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے اور دور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے۔ انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر برے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا بدکار' بدمعاش کو تو ہردم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔
(ملفوظات جلد اول ص 157)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں سے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں' مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں؟ اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو ان دلوں سے پردہ اٹھا دے' جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمۃ الٰہیہ کے اور کسی صورت میں میسر نہیں آسکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے۔ جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کرکے اناالموجود کی اس کو خود بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی' بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن اس کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جل شانہ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 391)

روزانہ ہر احمدی کو تضرّع اور عاجزی سے دعا کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہر احمدی کو ہر روز تضرع کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا! تیرے یہ بندے تجھ سے دور ہو گئے اور دور چلے جارہے ہیں۔ تو اپنے وعدوں کو پورا کر اور ایک انقلاب بپا کر اور ایسے سامان پیدا کر دے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے کہ یہ تیری طرف آنا شروع ہو جائیں اور تیرے غضب سے بچ جائیں اور تیرے پیار اور تیری رحمت کے یہ وارث بن جائیں اور یہ تیرے بندے بن جائیں' شیطان کے بندے نہ رہیں۔ اور بڑی کثرت سے دعائیں کرو کہ اللہ واقعہ میں ایسا ہی کر دکھائے۔ یہ دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم نے جنتوں میں کچھ کئے بغیر تو نہیں جانا۔ یہ سارا جو میں نے نقشہ کھینچا ہے اور بتایا ہے کہ ہر قسم کی مادی طاقت' فوجی طاقت اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں جو (دین حق) کے خلاف ہیں' تو آپ ان کا کس طرح مقابلہ کریں گے؟ کیا آپ لاٹھیوں کے ساتھ ایٹم بم کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ یا ساری دنیا کی دولتوں کا مقابلہ اپنی غربت کے ساتھ کر سکتے ہیں؟ بظاہر تو یہی ہے کہ نہیں کر سکتے لیکن اگر دیکھا جائے تو ایک لحاظ سے آپ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ دعاؤں سے کر سکتے ہیں آپ ان کا مقابلہ۔ الغرض مقابلہ کر سکتے ہیں آپ دعائیں کر کے! اپنے نفس میں ایک تبدیلی پیدا کر کے ایک نمونہ بن کر' (دین حق) کے حکم پر چل کر۔ اس کے بغیر تو آپ نہیں کر سکتے۔

میں افریقہ میں ایک دفعہ گیا ہوں' یورپ میں بہت دفعہ گیا ہوں۔ امامت میں اپنی۔ وہ ایک ہی سوال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جو تعلیم آپ ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں یہ بڑی اچھی ہے' یہ بتائیں اس پر عمل کہاں ہو رہا ہے۔ یعنی قومی لحاظ سے' ملکی لحاظ سے کہاں عمل ہو رہا ہے اس تعلیم پر۔ انفرادی لحاظ سے آپ کہہ دیں گے کہ چند لاکھ احمدی ہیں پاکستان میں وہ کر رہے ہیں۔ کہیں دس ہزار احمدی ہے سارے یورپ میں وہ کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ بات نہیں' یہ بتاؤ قومی لحاظ سے کہاں عمل ہو رہا ہے اس تعلیم پر۔

پہلے تو آپ نے اسوہ بننا ہے' نمونہ بننا ہے اوروں کے لئے اور یہ بھی نمونہ بننا ہے کہ ہم دعائیں کریں گے۔ اول چیز دعا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ دعا کے بغیر تو زندگی کا مزہ ہی کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا' بڑا پیار کرنے والا

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ عزیزہ ملیحہ افضل صاحبہ بنت مکرم ملک محمد افضل صاحب گوجرانوالہ کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم عطاء النور صاحب ابن مکرم راجہ عطاء اللہ صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے ساتھ مورخہ 97-10-31 مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے بیت الذکر۔ گل روڈ گوجرانوالہ میں مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔
عزیزہ ملیحہ افضل مکرم ملک دوست محمد صاحب دارالرحمت غربی کی پوتی ہے اور راجہ عطاء النور مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کے پوتے اور محترمہ استانی آمنہ بیگم صاحبہ شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات کے نواسے اور مکرم شیخ محمد شفیع صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑنواسے ہیں۔
احباب سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ملک منصور احمد عمر (شاہد) استاد جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جرمنی میں مقیم میری بیٹی عزیزہ امۃ الرؤف عامرہ اہلیہ عزیزم نعیم احمد ابن مکرم مہر نیاز احمد صاحب اعظم کو 13-14۔ نومبر 97ء کی درمیانی شب پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام شرجیل احمد عطا فرمایا ہے۔
نومولود حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور محترم مولانا ملک غلام احمد صاحب ارشد کا پڑنواسا اور محترم مہر عاشق محمد صاحب سرگانہ کا پڑپوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند۔ خادم دین۔ باعمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم اقبال احمد صاحب غضنفر سابق مربی سلسلہ گذشتہ کئی ماہ سے دل کے عارضہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب چند یوم سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتری کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

21 نبوت 1376 ھش 21 نومبر 1997ء

دعا اور قانون قدرت میں ہم آہنگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی ہم دعا کرنے کے لئے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور کبھی ہمارے دل میں ایک خیال آتا ہے اور اسے ہم اس طرح دہراتے ہیں کہ وہ بغیر الفاظ کے دعا بن جاتا ہے اور پھر کبھی دعا قبول ہوتی نظر آتی ہے اور کبھی ایسا لگتا ہے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔ دراصل بات یہ ہے کہ دعا کی حقیقت کو سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔ آخر دعا کرنا کوئی ایسی بات تو نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے جو چاہیں وہ ہمیں مل جائے۔ جو چاہیں اگر وہ مل جائے تو بڑے سکون کا باعث ہوتا ہے لیکن جو چاہیں وہ نہ ملے اور ہم دعا کا فلسفہ نہ جانتے ہوں تو دل میں بیزاری پیدا ہوتی ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم دعا کی حقیقت کو سمجھ لیں۔ اس سلسلے میں ایک بات جو بہت کم سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کئے ہیں جن کے ذریعے بعض حاجات پوری ہوتی ہیں۔ اگر ہم ان اسباب کو استعمال نہ کریں اور دعا کرتے رہیں تو ہمارا کتنا ہی پختہ یقین کیوں نہ ہو وہ دعا ہمارے کام نہیں آسکتی۔ اس دعا کے پورا کرنے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کئے ہیں وہ مل جائیں تو اسے بھی دعا ہی کی قبولیت سمجھنا چاہئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر انسان یہ دعا کرنے لگے کہ اے خدا میری پیاس بجھ جائے اور وہ پانی کے قریب تک نہ جائے تو وہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کی نفی کرنے والا ہوگا اور اس کی دعا ہرگز ہرگز پوری نہیں ہوگی۔ پانی کی پیاس ہے تو دعا کی بجائے پانی کی تلاش کی جائے۔ پانی کی تلاش کرنا دراصل دعا ہی کے زمرے میں آئے گا کیونکہ یہ ایک سبب ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔ آخر کنواں تو اٹھ کر پیاسے کے پاس نہیں جایا کرتا۔ پیاسے کو ہی کنوئیں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اور کنوئیں کے پاس کھڑا ہو کر دعا کرتا رہے کہ یا اللہ میری پیاس بجھ جائے تو اسکی پیاس ہرگز نہیں بجھے گی۔ اپنے دل میں خواہ کہتا رہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی لیکن اصل بات یہ ہوگی کہ اس نے صحیح معنوں میں دعا کی ہی نہیں۔ پیاس بجھانے کے لئے دعا کرنے کا مطلب یہ تھا کہ پیاس بجھانے والے جتنے اسباب خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔ کہہ سکتے ہیں کہ اسباب کی تلاش میں جو تگ و دو کی جائے وہ بھی دعا ہی کا رنگ رکھتی ہے۔ اور جب ان اسباب کے ذریعے ہماری ضرورت پوری ہوتی ہے تو ہمارے دل میں یہ یقین پیدا ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ ضرورت پوری کی ہے اور ہماری دعا کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ اپنی زندگی پر متعدد باتوں کو لاگو کر کے دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ دعا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان اسباب کی تلاش کی جائے جن سے وہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم قانون قدرت کو ایک طرف رکھ دیں اور دعا کرنی شروع کر دیں۔ الٰہی یہ کچھ ہو جائے یا وہ کچھ ہو جائے حالانکہ جو کچھ بھی ہونا ہے اس کے لئے اسباب کی ضرورت ہے۔ تو ہم قانون قدرت کے خلاف چل کر کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

پس معلوم ہوا کہ ان دونوں باتوں کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دعا کی حقیقت کو بھی سمجھنا اور قانون قدرت کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم دعا کرتے رہیں اور بغیر اسباب کے ان کا پورا ہونا مانگیں تو یہ ہماری اپنی غلطی ہوگی۔ اس بات کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم خدا تعالیٰ کے حق کو نہیں پہچانتے۔ حالانکہ اسے پہچاننا بہت ضروری بات ہے اپنے متعلق تو یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ دعا مانگنے کو کہتے ہیں اور مانگنے والا مانگ تو سکتا ہے لیکن کسی کو مجبور تو نہیں کر سکتا کہ وہ اسے دے۔ ہم کسی انسان کو مجبور نہیں کر سکتے تو ہم خدا تعالیٰ کو کس طرح خدانخواستہ مجبور کر سکتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے کہا ہے کرے یہ نہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں دیتا نہیں البتہ اس کے دینے کے ڈھنگ مختلف ہوتے ہیں وہ نہ بھی دے تو اس لئے دینے کے مترادف ہو جاتا ہے کہ اگر وہ دے دیتا تو ہم مشکلات میں پڑ جاتے ہم نے مانگا تو تھا کچھ لینے کے لئے لیکن اس نے کچھ نہ دے کر ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا۔ ہماری بہتری کا انتظام کر دیا۔ اس لئے دعا کرنا تو ہمارا فرض ہے لیکن خدا تعالیٰ کا یہ فرض نہیں کہ ہم جو کچھ کہیں وہ اس طرح پورا کرتا رہے۔ اس کی اپنی مصلحتیں ہیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ اور کس وقت کچھ کرنا ہے اور کس وقت کچھ بھی نہیں کرنا۔ یہ ساری اس کی مصلحتیں ہیں ہم ان کو سمجھیں یا نہ سمجھیں لیکن یہ یقین ضرور ہمارے دل میں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی مصلحت سے کام لیتا ہے۔

یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ دعا کی جائے اور اس رنگ میں کی جائے کہ قانون قدرت کے خلاف نہ ہو۔ اگر بات قانون قدرت کے خلاف ہوگی تو آپ چاہے کتنی ہی دعا کرتے رہیں قانون قدرت تو خدا تعالیٰ نے بنایا ہوا ہے۔ آپ اس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ سے بھی کہتے ہیں کہ خلاف قانون بات کرے یعنی وہ اپنے ہی بنائے ہوئے قانون کو توڑ دے۔ توڑ تو وہ سکتا ہے اور معجزانہ طور پر بعض دفعہ توڑ بھی دیتا ہے لیکن ایسی بات بہت کم کم ہوتی ہے۔ بہت کم کم لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ قانون قدرت کو توڑتا ہے۔ ہم اپنے فرض کو پہچانیں اور وہ اپنے کام کو جانے اس طرح ہمارا اور اس کا رشتہ قائم رہے اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔

آخر پر ہم پھر یہ بات دہرائیں گے کہ ہر وہ کام جس کے لئے اسباب کی ضرورت ہے اس کا حصول بھی دعا ہے۔ آپ کی دعا ان اسباب کو مہیا کر دے گی لیکن آپ کو ان اسباب پر نظر ضرور رکھنی چاہئے کہ یہ اسباب مہیا ہو جائیں تو میری ضرورت پوری ہو جائے گی۔ اور ضرورت پوری ہو جائے گی تو خدا تعالیٰ نے دعا قبول کر لی ہے۔

پس دعا اور قانون قدرت ان دونوں کی ہم آہنگی ہونی چاہئے۔ خاص طور پر مانگنے والے کو چاہئے کہ اپنی دعا کو قانون کے ہم آہنگ بنائے۔ قانون یعنی قانون قدرت۔ کیونکہ قانون قدرت خدا تعالیٰ نے بنائے ہوئے ہیں اور ان کے مطابق کام کرنا ہمارا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم دعا کی حقیقت کو بھی سمجھیں اور قانون قدرت کو بھی۔ اور دعا مانگتے ہوئے ان دونوں میں ہم آہنگی کو پیش نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

زندگی میں تو فقط زندہ رہے
کر دیا ہے موت نے اب زندہ تر
صبر کی تلقین تو کرتے ہیں لوگ
سانحہ ہر حال میں ہے غم اثر
مانگئے گا حوصلہ اللہ سے
وہ رہے ہر غم زدہ کی پُشت پر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

رحمان کے معنے ہیں نہایت ہی وسیع رحمت والا جس کی رحمت میں لاتعداد افراد شامل ہیں۔ اور جس کی رحمت سے دنیا کی کوئی چیز باہر نہیں۔ اس کی رحمت صرف عمل کرنے والے کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس کا تعلق سب مخلوقات سے ہے۔ ایمان لانے والے' کفر کرنے والے' جاندار' غیر جاندار سب اس کی رحمانیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ رحمانیت کی صفت کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ انسان جب بھی کسی نئے مقام پر پہنچتا ہے اسے بعض نئی چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بلکہ انسان کے سوا دوسری تمام چیزوں کی ترقی بھی تدریجی ہے اور ہر مرحلے پر بعض نئے سامانوں کی احتیاج ہوتی ہے۔ پہاڑوں کے سلسلے کو ہی دیکھ لو کہ وہ یکدم اونچے نہیں ہوتے بلکہ آہستہ آہستہ بلند ہوتے جاتے ہیں پہلے زمین پر صرف نشیب و فراز نظر آتا ہے پھر معمولی پتھر آتے ہیں پھر اس کے بعد چھوٹے چھوٹے ٹیلے پھر چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں پھر اس کے بعد ان سے اونچی پہاڑیاں اور پھر پہاڑ آجاتے ہیں۔ یہی حال سبزیوں اور ترکاریوں کا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ان کی ترقی میں بھی کئی مدارج نظر آئیں گے۔ پہلے بیج بویا جاتا ہے۔ پھر وہ پھوٹتا ہے اور روئیدگی ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد وہ جڑ پکڑتا ہے اور بڑھتا ہے۔ حتیٰ کہ کونپل نکل آتی ہے گویا اس کے بڑھنے کے بھی مختلف مدارج ہیں۔ غرض تمام چیزوں کے مختلف مدارج ہوتے ہیں۔ اور ہر درجے پر اس چیز کو نئے سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسان کی بھی یہی حالت ہے کہ وہ ترقی کے ایک درجے کو حاصل کرلیتا ہے تو اسے اس سے اگلے مقام کے لئے نئے سامانوں کی حاجت ہوتی ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے نرم غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ اسے ماں کی چھاتیوں سے ملتی ہے۔ جب ذرا طاقت پکڑ جاتا ہے اور ٹھوس غذا کا محتاج ہوتا ہے۔ تو اس کے دانت نکل آتے ہیں پھر اور بڑا ہوتا ہے اور نسل کے پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے تو اس کے لئے خدا تعالیٰ نے جوڑا مہیا کیا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح آنکھ کھلتی ہے تو سورج موجود ہوتا ہے تاکہ اس کی روشنی میں وہ تمام چیزوں کو دیکھ سکے پھر آنکھ کے لئے ضروری تھا کہ خوبصورت اشیاء ہوں تاکہ اس میں طراوت پیدا ہو۔ اس کے لئے اس نے حسین مناظر خوبصورت انسان رنگ رنگ کے پھول' مختلف قسم کی سبزیاں' عجیب و غریب درخت' ہزاروں قسم کی جڑی بوٹیاں' سینکڑوں چرند اور پرند پیدا کردئے۔ پھر اس نے کان دئے تو ساتھ ہی آوازیں بھی پیدا کردیں۔ مگر ان آوازوں میں بھی بے شمار فرق رکھ دئے اگر سب کی آواز ایک جیسی ہوتی تو امتیاز کرنا مشکل ہوتا۔ مگر گھوڑے اور گدھے کی آواز سن کر انسان فوراً امتیاز کرلیتا ہے کہ گھوڑا ہنہنا رہا ہے یا گدھا رینکتا ہے۔ پھر ہر انسان کی آواز میں کچھ نہ کچھ فرق رکھ دیا جس سے ہر شخص دوسرے کی آواز سے ہی اسے پہچان لیتا ہے اسی طرح اس نے چھونے کی طاقت دی تو ساتھ ہی چھونے کے لئے چیزیں بھی پیدا کردیں پھر ان چیزوں میں بھی کسی کو نرم بنایا تو کسی کو سخت کوئی پھسلنی بنائی تو کوئی کھردری پھر نرمی اور سختی میں ہزاروں قسم کے فرق رکھ دئے۔ ہم ریشم پر ہاتھ رکھتے ہیں تو اس میں اور قسم کی ملائمت ہوتی ہے۔ ربڑ پر ہاتھ رکھتے ہیں تو اس میں اور قسم کی ملائمت ہوتی ہے۔ اور ہمارے چھونے کی طاقت دونوں میں فوراً ایک امتیاز قائم کرلیتی ہے۔ غرض جس چیز پر بھی نگاہ ڈالی جائے اس کی صرف ایک کڑی معلوم نہیں ہوتی بلکہ کڑیوں کا ایک لمبا سلسلہ نظر آتا ہے اور ہر کڑی کے مکمل ہونے پر ایک نئی ضرورت پیش آتی ہے۔ جس کے لئے پہلے سے سامان تیار ہوتا ہے اور الرحمٰن کے معنوں میں یہی مفہوم شامل ہے کہ وہ ہر چیز کی ترقی کے سلسلے میں ہر کڑی پر جن سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے پہلے سے مہیا کر دیتا ہے۔ ہر نئی منزل پر جو ضرورتیں ہوتی ہیں خواہ وہ مادیات کی قسم کی ہوں یا روحانیات کی قسم کی خواہ علمی ہوں سب کے لئے ضرورت کے مطابق پہلے سے سامان تیار کردیتا ہے۔

سائنس کے ذریعے اب ایک نئی بات معلوم ہوئی ہے کہ دماغ ایک کوٹھڑی کی طرح ہے جس میں تمام باتیں جو انسان اپنے حواس سے معلوم کرتا ہے جمع رہتی ہیں۔ یہ کوٹھڑیاں یعنی سیلز اگر کسی وقت ختم ہو جائیں۔ تو دماغ میں اور زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہ نئی تحقیق نہایت لطیف مثال رحمانیت کی مہیا کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقی کی ہر منزل پر آئندہ ترقی کے لئے سامان اللہ تعالیٰ پیدا کردیتا ہے۔ اور ممکن نہیں کہ صحیح ضرورت ہو اور سامان موجود نہ ہو۔

○○○

بات وہی برکت والی ہوتی ہے

جس کے ساتھ آسمانی نور رہو

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت ست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

واقفِ نَو بچوں کا خط۔ ایڈیٹر الفضل کے نام

عزیزہ مبشرہ احمد بنت منیر احمد صاحب اور عزیز مبشر احمد لودھراں سے لکھتے ہیں۔

پیارے انکل سیفی صاحب

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ ضلع لودھراں کے واقفین نو بچوں کا گروپ جو کل 30 افراد پر مشتمل تھا۔ آٹھ بجے رات بذریعہ ٹرین ربوہ کی سیر کے لئے روانہ ہوا۔ سفر بہت مزے میں گزرا۔ صبح آٹھ بجے کے قریب ربوہ اسٹیشن پہنچے جہاں سے دارالضیافت کے لئے روانہ ہوئے سب لوگ اپنا اپنا سامان اٹھائے جا رہے تھے۔ خوشی اتنی تھی کہ رات کو جاگنے کے باوجود تمام بچے اس وقت بھی جاگ رہے تھے۔ دارالضیافت کی عمارت بہت خوبصورت تھی گھاس لگی ہوئی تھی۔ جہاں کھیلنے میں بہت مزہ آیا۔ ہمیں جاتے ہی 12 بستروں پر مشتمل کمرہ مل گیا۔ سب نے اپنا اپنا سامان رکھا منہ ہاتھ دھو کر فارغ ہی ہوئے تھے کہ ناشتے کے لئے پیغام آیا۔ سب جلدی جلدی ہال میں پہنچے ناشتہ بہت مزے کا تھا۔ اور پھر دارالضیافت کے ہال میں مل کر ناشتہ کرنے کا اور ہی لطف تھا۔ ناشتے سے فارغ ہوئے سب تھوڑے تھوڑے تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔ اس لئے کچھ دیر آرام کیا اس کے بعد جلدی تیار ہو کر لجنہ ہال پہنچے جہاں پر محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے ہم بچوں سے پیاری پیاری باتیں کیں اور کچھ سوال بھی ہم بچوں سے پوچھے پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی زمینوں پر جانے کا پروگرام بنا چنانچہ سب لوگ ایک ٹرالے میں بیٹھ گئے۔ ہم سب تعداد میں زیادہ ہونے کی وجہ سے بہت مشکل سے بیٹھے سڑک ٹوٹی پھوٹی تھی اوپر سے ٹرالے کا سفر جمپ بہت زور سے لگ رہے تھے۔ سفر تھا تو مشکل لیکن اس کا بھی اپنا ہی مزا آیا حضرت صاحب کی زمینوں کی سیر کی وہاں پر ہی ہم سب بچوں کا اجلاس ہوا۔ وہاں بھی مختلف قسم کے بنے ہوئے تالاب بہت پسند آئے۔ وہیں پر عبادت ادا کی۔ اور واپسی کا سفر باندھا۔ دارالضیافت پہنچے بہت زیادہ تھک چکے تھے چنانچہ کھانا وغیرہ کھایا۔ اور جو وقت بچا اس میں اپنے عزیزوں سے ملنے گئے۔ ہم نے اپنے انکل چوہدری سلطان احمد کو فون کیا وہ ہمیں لینے آگئے اور اس طرح وہ رات ان کے گھر گذاری صبح اٹھ کر عبادت کی ناشتہ کیا اور دارالضیافت پہنچے۔ باقی سب لوگ بھی پہنچ گئے تو ایک قافلے کی صورت میں ہم لائبریری پہنچے وہاں کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ نابیناؤں کے لئے لکھے گئے کلام الٰہی بھی موجود تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی تحریروں اور دستخطوں کو بہت محفوظ طریقے سے رکھا گیا تھا۔ دل ان چیزوں کو دیکھ کر خوشی سے بھر گیا تھا۔ وہیں پر انٹرنیٹ کا سسٹم دکھایا گیا مجھے یہ سب اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ دل چاہتا تھا واپس نہ جاؤں ربوہ میں ہی رہ جاؤں پھر وہاں سے نکلے تو مختلف زبانوں میں (کلام الٰہی) کے تراجم دیکھے رفقاء کرام اور راہ خدا میں جان دینے والوں کی تصاویر دیکھیں میں نے اپنے پڑنانا رفیق حضرت بانی سلسلہ مولوی عبدالقادر صاحب کی تصویر دیکھی۔ ایک عجیب خوشی کا احساس ہوا لجنہ کے چندوں سے بنی ہوئی بیت کا ماڈل دیکھا۔ پھر ہم الفضل کے دفتر پہنچے جہاں پر ہمیں بتایا گیا کہ کس طرح اخبار چھپتا ہے پھر انکل سیفی سے بہت اچھی اچھی باتیں ہوئیں ان کے ساتھ تصویریں بھی اتروائیں چیزوں کو دیکھنے کا اتنا شوق تھا اور اتنی خوبصورت جگہیں تھیں کہ اتنا پھرنے کے بعد بھی تھکن کا احساس نہیں ہوا ہم سب نے بہت لطف اٹھایا۔ الفضل دفتر سے واپس دارالضیافت پہنچے عبادات ادا کیں کھانا وغیرہ کھایا۔ پھر کچھ دیر سیر کی باتیں کرنے کے بعد سب سونے چلے گئے علی الصبح سب نے تیاری شروع کی۔ ایک نئے سفر کی۔ دارالضیافت میں بالکل گھر جیسا ماحول ملا سب لوگ گھل مل کر ایک خاندان کی طرح رہتے تھے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات 24 گھنٹے دیکھنے کو ملتیں پیار محبت کا ماحول ہر ایک کے لئے خوشی کا باعث تھا خیر سب لوگ تیار ہو کر بیت مبارک گئے بہت خوبصورت بیت تھی۔ جہاں بہت سی اہم باتوں کا پتہ چلا وہ جگہ بھی دیکھی جہاں حضرت امام رابع نے امام بننے کے بعد بیعت لی اس کے بعد ہم لوگ بہشتی مقبرہ گئے وہاں پر اجتماعی دعا ہوئی اس کے بعد پھر ہم بیت اقصیٰ گئے جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا کہ جلسہ گاہ اس کے ساتھ تھی ساتھ ہی نصرت جہاں اکیڈمی ہے وہاں پہنچے سکول کی پرنسپل صاحبہ سے ملاقات ہوئی۔ مجھے سکول بہت پسند آیا ٹیچرز بہت اچھی تھیں میرا دل کرتا تھا میں بھی اس سکول میں پڑھوں تمام سکول دیکھا وہیں سے دریا کی سیر کا پروگرام بنا سب لوگ خوش خوش دریا پر پہنچے کشتیوں میں بیٹھ کر دریا کی سیر کی۔ بہت مزہ آیا سیر کے بعد واپس دارالضیافت پہنچے کپڑے گیلے تھے انہیں تبدیل کیا کھانا کھایا اور کچھ دیر آرام کیا کیونکہ واپس گھر جانے کا سفر کرنا تھا۔ چنانچہ رات 10 بجے کچھ بچے سوئے ہوئے تھے کچھ جاگ رہے تھے اچھی اچھی باتوں خوشگوار یادوں اور بہت سی معلومات کے ساتھ ہمارا واپس لودھراں کا سفر شروع ہوا۔

انکل درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں دین حق کا سچا مجاہد بنائے اور ہر دو جہاں میں کامیابیاں و کامرانیاں عطا فرمائے۔ (آمین)

○○○

○ "قناعت کے متعلق میں نے کہا تھا' اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔ عقل اور فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔"

خطبہ فرمودہ 10 فروری 1989ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبد الباسط شاہد

تحریک جدید اور جماعت کا اخلاص و قربانی

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید پیش کرتے ہوئے ان حالات کی وضاحت فرمائی جو اس وقت جماعت کو درپیش تھے۔ مختلف اطراف سے ہونے والی مخالفت کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے بطور خلاصہ فرمایا "..... آپ لوگوں کا کام ہے کہ ہتک کا بھی ازالہ کریں اور چیلنج کا بھی جواب دیں اور ان دونوں باتوں کے لئے جو بھی قربانیاں کرنی پڑیں کریں۔"

الفضل یکم نومبر 1934ء

جماعت نے اس چیلنج کا جواب دیتے ہوئے بقول ایک احمدی شاعر (مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی) کہا۔

خارِ ظلم ناروا سو بار الجھے غم نہیں
ہم بھریں گے آخرش پھولوں سے اپنی جھولیاں
کیا ہے گر کانٹے بچھے ہیں راہ میں دلدار کی
ہم قدم رکھ دیں گے بڑھ کر دھار پر تلوار کی

یہ جماعتی ردعمل صرف شاعری یا زبانی جمع خرچ نہیں تھا بلکہ قربانی کے ہر میدان میں نئے ریکارڈ قائم ہونے لگے۔ حضرت صاحب نے ساڑھے ستائیس ہزار کا مطالبہ کیا تھا جماعت نے اس سے کئی گنا زیادہ پیش کر دیا۔ حضرت صاحب نے واقفین زندگی کا مطالبہ کیا تھا جماعت نے اپنے جگر گوشے پیش کر دیئے۔ احمدی ماؤں نے اپنے اکلوتے بچے اس اہم مقصد کی خاطر پیش کر دیئے۔ بعض مخلصین جن کے جذبات اخبار الفضل میں محفوظ ہوگئے بطور مثال پیش خدمت ہیں۔

ایک مخلص نے لکھا۔

"پچھلے سال اور اس سال میں سخت مالی مشکلات میں مبتلا رہا ہوں اور ہوں۔ پہلے ارادہ کیا تھا کہ اس سال بیس روپے آپ کی خدمت میں پیش کرکے باقی کی اس شرط پر معافی چاہوں گا کہ اگر بقایا ادا کر سکا تو بہتر ورنہ آپ معافی دیدیں مگر حضرت صاحب کا خطبہ پڑھ کر اسی وقت سے میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اگر مجھے گھر کا تمام سامان فروخت کرنا پڑے تو کردوں گا مگر آپ کے ارشاد کی تعمیل ضرور کروں گا" ایک اور فدائی نے لکھا۔

"اب جو حضرت صاحب کے پاک کلمات پہنچے تو بدن میں آگ سی لگ گئی۔ روح بے چین ہو گئی۔ پیارے آقا! اس ماہ میں مقروض بھی ہوں تاہم اپنا وعدہ آپ کے قدموں میں ڈال رہا ہوں اگرچہ یہ حقیر رقم ہے مگر قبولیت پر ممکن ہے میری عاقبت بخیر ہو۔"

ایک اور پیشکش اس قابل رشک طریق پر پیش ہوئی۔

"خاکسار نے حضرت صاحب سے مہلت کی درخواست کی جو منظور ہو چکی ہے مگر میرے دل نے کہا کہ آخری تاریخ سے پہلے ہی چندہ داخل کرنا ضروری ہے اس لئے میں نے زیور فروخت کر کے ادا کر دیا ہے۔"

اخلاص و محبت کی ایک اور مثال اس طرح سامنے آئی کہ

"خاکسار گزشتہ چھ سالوں میں کم و بیش حصہ لیتا رہا یہ صرف حضرت صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ میرے جیسا انسان اور خصوصاً ان حالات میں سے گزرنے والا جس کے پاس ایک پائی جمع نہ ہو بلکہ دو ہزار روپے کا مقروض ہو جس کی ماہوار آمدنی بمشکل تمام گھر کے افرا کے لئے کافی ہو سکتی ہو سو وہ محض اللہ تعالیٰ کے رحم اور آپ کی دعاؤں کے طفیل ہی اس تحریک میں حصہ لے سکتا ہے۔"

ایک معمر مخلص احمدی والہانہ انداز میں اپنے ایمان و یقین کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے۔

"سیدی میں چندہ میں اضافہ کرتا ہوں میرا مولیٰ میری آمدنی میں اضافہ کرتا ہے اور میرے مال و اولاد میں برکت بخشتا ہے..... چندہ میں نہیں دیتا میرا مالک خالق مجھے دیتا ہے۔ میں نے قرض بھی دینا تھا ان سالوں میں وہ بھی اتر گیا۔ مکان کچے تھے پختہ ہو گئے۔ میں تو سمجھتا ہوں تحریک جدید کا چندہ اکسیر ہے۔ کیمیاگری ہے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تحریک جدید میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والے ایک فدائی کی مخلصانہ ادا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آج ہی باہر سے ایک شخص کا خط آیا ہے۔ .....وہ شخص معمولی ملازم یعنی ڈاکیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ تراجم (کلام الٰہی) کی تحریک میں (کلام الٰہی) کا ایک زبان میں ترجمہ اور اس کی چھپوائی کا خرچ اور کسی ایک کتاب کا ترجمہ اور اس کی چھپوائی کا خرچ 28000 روپے دینے کی تو مجھے توفیق نہیں مگر خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ کچھ نہیں تو ہمت کر کے 28000 پائیاں اس مد میں ادا کر دوں..... میں نے حساب کیا ہے 28000 پائیاں اس کی نو ماہ کی تنخواہ بنتی ہے بہرحال دیکھو یہ بھی خدا کے حضور قبولیت حاصل کرنے کا ایک رنگ ہے کہ جس شخص کو 28000 روپیہ دینے کی توفیق نہیں تھی خدا تعالیٰ نے اس کے دل میں 28000 پائیاں ادا کر کے ثواب حاصل کرنے کا خیال ڈال دیا اور ایک رنگ فضیلت کا اسے دیدیا۔ یہ ایک مثال ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو توفیق دیدی اور اس کے ذہن میں ایک خیال پیدا کر دیا کہ اس پر عمل کر کے میں ثواب حاصل کروں"

(الفضل 25 جون 1960ء)

مالی قربانی کے لئے مسابقت کا جو جذبہ ان دنوں دیکھنے میں آیا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"دنیا میں تو یہ جھگڑے ہوتے ہیں کہ میاں بیوی کی لڑائی ہوتی ہے تو بیوی کہتی ہے مجھے زیور بنوا دو اور میاں کہتا ہے میں کہاں سے زیور بنوا کر دوں میرے پاس تو روپیہ ہی نہیں۔ لیکن میں نے اپنی جماعت میں سینکڑوں جھگڑے اس قسم کے دیکھے ہیں کہ بیوی کہتی ہے میں اپنا زیور خدا تعالیٰ کی راہ میں دینا چاہتی ہوں مگر خاوند کہتا ہے کہ نہ دو کسی اور وقت کام آجائے گا۔ غرض خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایسا اخلاص بخشا ہے کہ اور عورتیں تو زیور کے پیچھے پڑتی ہیں اور ہماری عورتیں زیور لے کر ہمارے پیچھے پھرتی ہیں۔ میں نے تحریک وقف کی تو ایک ایک عورت اپنا زیور میرے پاس لے آئی۔ میں نے کہا میں نے سر دست تحریک کی ہے کچھ مانگا نہیں۔ اس نے کہا یہ درست ہے کہ آپ نے مانگا نہیں لیکن اگر کل ہی مجھے کوئی ضرورت پیش آگئی اور میں یہ زیور خرچ کر بیٹھی تو پھر میں کیا کروں گی۔ میں نہیں چاہتی کہ میں اس نیکی میں حصہ لینے سے محروم رہوں اگر آپ اس وقت لینا نہیں چاہتے تو بہرحال یہ زیور اپنے پاس بطور امانت رکھ لیں اور جب بھی دین کو ضرورت ہو خرچ کر لیا جائے۔ میں نے بہتیرا اصرار کیا کہ اس وقت میں نے کچھ مانگا نہیں مگر وہ یہی کہتی چلی گئی کہ میں نے تو یہ زیور خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا ہے اب میں اسے واپس نہیں لے سکتی۔ یہ نظارے غرباء میں بھی نظر آتے ہیں اور امراء میں بھی لیکن امراء میں کم اور غرباء میں زیادہ۔"

(الفضل 22 جون 1946ء)

جماعت کی قربانیوں کو غیر معمولی اور قابل فخر قرار دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"1934ء کے آخر میں جماعت میں جو بیداری پیدا ہوئی اس کے نتیجہ میں جماعت نے ایسی غیر معمولی قربانی کی روح پیش کی جس کی نظیر اعلیٰ درجہ کی زندہ قوموں میں بھی مشکل سے مل سکتی ہے..... تحریک جدید کے پہلے دور میں احباب نے غیر معمولی کام کیا اور ہم فخر کے ساتھ اسے پیش کر سکتے ہیں۔ مورخ آئیں گے جو اس امر کا تذکرہ کریں گے کہ جماعت نے ایسی حیرت انگیز قربانی کی کہ جس کی مثال نہیں ملتی اور اس کے نتائج بھی ظاہر ہیں۔ حکومت کے اس عنصر کو جو ہمیں مٹانے کے درپے تھا متواتر ذلت ہوئی..... اللہ تعالیٰ نے ہمارے سب دشمنوں کو ایسی سخت شکست دی ہے کہ حکام نے خود اس کو تسلیم کیا ہے۔"

(الفضل 15۔ نومبر 1938ء)

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد (اللہ تعالیٰ آپ کی صحت، عمر اور فتوحات میں برکت عطا فرماوے) نے ابتدائی مخلصین کا ذکر خیر اپنے مخصوص دلنشیں انداز میں کرتے ہوئے فرمایا:۔

"..... اگر کسی دعویدار کو ایسے لوگ نصیب ہو جائیں جن کی خرچ کی ایسی ادائیں ہوں۔ جن کی یہ خصلتیں ہوں۔ جن کے ساتھ خدا کا یہ سلوک ہو کہ ان کے اعمال بھی ساتھ ہی سدھر رہے ہوں اور ان کے اموال بھی کم نہ ہو رہے ہوں بلکہ بڑھ رہے ہوں، اس دنیا میں بھی ان کو پہلے سے بڑھ کر عطا ہو رہا ہو۔ ایسے لوگ دکھاؤ کہ غیروں میں بھی کہیں ملتے ہیں..... جو تحریک (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) نے 1934ء میں فرمائی تھی اس کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک ہو رہا ہے۔ ایک اور رنگ میں اللہ تعالیٰ کا سلوک اضعافاً مضاعفہ ہوا کرتا ہے..... تحریک جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اس سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے..... جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے چندے کے بچے ہیں۔ اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور مہینوں روپیہ روپیہ دو دو روپے اکٹھے کر کے تحریک جدید کے چندے نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ نہیں پہنچ سکتا تھا..... جتنے چندے آپ کو اس وقت یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آرہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔ ان چندوں (کے دینے والوں میں) میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء شامل تھے..... اس وقت تقویٰ اور نیکی کا عجیب ماحول تھا جس رنگ میں وہاں چندے دیئے جاتے تھے وہ ایک ایسا منظر ہے کہ شاذ و نادر ہی تاریخ میں ایسے مناظر آیا کرتے ہیں۔ کئی کئی مہینوں کی تنخواہیں انجمن کے غریب کارکن دیا کرتے تھے۔ آج بھی یہ مناظر ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور احمدیت کی برکت سے بڑے حسین نقوش دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں لیکن ان کا آغاز قادیان سے ہوا..... اور تحریک جدید نے اس مالی قربانی کی رغبت پیدا کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے اسے ہم کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کرسکتے۔

الفضل 25۔ اکتوبر 1985ء

خدا کرے کہ قربانی کا جذبہ ہم میں ہمیشہ موجود اور ترقی پذیر رہے اور اللہ تعالیٰ مقبول عبادات اور قربانیوں کی توفیق مرحمت فرماوے۔

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم لطیف احمد شاد صاحب کراچی سے لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم بزرگوارم نسیم سیفی صاحب

امید ہے کہ بفضل خدا خیر و عافیت سے ہونگے اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی کے ساتھ کام کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

آجکل "الفضل" میں "میری ماں" "میری والدہ" کے عنوان سے بہت سے دوستوں اور احباب کی طرف سے مضامین شائع ہو رہے ہیں جس سے اپنی اپنی طبیعت اور تعلق و محبت کے مطابق اپنی بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر و دعا کے لئے درخواست ہوتی ہے۔ بڑا ہی بابرکت اور ثواب والا قدم آپ کے الفضل نے اٹھایا ہے۔ یونہی تو نہیں فرمایا گیا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے واقعی جو مائیں اپنے بچوں کی تربیت اپنی قربانیوں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 7-فروری 1959ء

چاند-کرۂ ارض کا قریب ترین سیارہ

چاند ہمارا قریب ترین پڑوسی ہے۔ اس کا فاصلہ زمین سے صرف دو لاکھ میل ہے۔ دوسرے سیارے تو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔ لیکن چاند زمین کے گرد گردش کر رہا ہے۔ کسی زمانہ میں وہ زمین کا ہی حصہ تھا۔ لیکن اب اس سے کٹ کر الگ ہو گیا ہے۔ یوں سمجھئے کہ وہ زمین کا ہی جگر گوشہ ہے۔ جو اب تک اس سے اپنا پیوند قائم کئے ہوئے ہے اپنے قرب کے باعث وہ بہت بڑا نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت دوسرے کروں کے بالمقابل وہ بہت چھوٹا ہے۔ اس کا قطر صرف دو ہزار میل ہے۔ گویا جسامت کے لحاظ سے وہ زمین کے ایک چوتھائی کے برابر ہے۔ رات کے وقت آسمان میں چمکتا ہوا نہایت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کی روشنی اپنی نہیں بلکہ سورج سے مستعار ہے تاہم جب وہ بدر کامل ہو کر ضوفشاں ہوتا ہے تو ایک عجیب عالم پیدا کر دیتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک صاف و شفاف آئینہ ہے۔ جہاں سے سورج کی روشنی منعکس ہو رہی ہے۔ اس کے روشن چہرہ کی وجہ سے لوگ اسے حسن و جمال کا مرقع سمجھتے ہیں اور شاعر اپنے خیالی محبوبوں کو مہ وش اور مہ رو کا خطاب دیتے ہیں۔ لیکن یہ سب باتیں اصلیت سے کوسوں دور ہیں جہاں تک انعکاس نور کا تعلق ہے چاند کی سطح ایک دھندلے آئینہ کی طرح ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ جس قدر روشنی اس پر پڑتی ہے۔ اس کا صرف سات فی صدی حصہ منعکس ہو کر زمین تک پہنچتا ہے۔ عرف عام میں ہم اسے دودھ سی چاندنی کہتے ہیں لیکن ہوتی یہ زرد ہے۔ اور کمزور اس قدر ہے کہ دن کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ شائد لاکھوں چاند جمع ہو جائیں۔ تب بھی ان کی روشنی سورج کے برابر نہ ہو۔ انعکاس نور کے لحاظ سے تو ہماری زمین چاند سے کہیں بہتر ہے۔ اگر ہم چاند میں کھڑے ہو کر زمین کی طرف دیکھیں تو وہ چاند سے اسی گناہ زیادہ روشن نظر آئے گی اس خراب انعکاس کی وجہ یہ ہے کہ چاند کی سطح ایک خاص قسم کی راکھ سے ڈھکی ہوئی ہے جو اس کے میدانوں اور پہاڑوں پر یکساں پھیلی ہوئی ہے۔

یہ تو اس کی ظاہری چمک دمک کا حال ہے۔ اب ذرا اس کی سطح کا کسی دوربین سے معائنہ کیجئے۔ تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اصل حقیقت وہ نہیں جو ہمیں نظر آتی ہے۔ صاف و شفاف اور بے عیب ہونے کی بجائے اس کا چہرہ نہایت داغدار ہے۔ جس طرح ہماری زمین پر نشیب و فراز ہیں اسی طرح وہاں بھی ہیں۔ بلکہ وہاں کی سطح زمین کے مقابلہ میں کہیں زیادہ شکستہ اور بلند و پست کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ جن دھبوں کو دیکھ کر ہم بچپن میں سمجھا کرتے تھے کہ کوئی بڑھیا بیٹھی چرخہ کات رہی ہے وہ درحقیقت وسیع غاریں ہیں۔ زمین کی طرح وہاں بھی پہاڑی سلسلے ہیں جو دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ باقی جگہ میدان ہے۔ لیکن جا بجا آتش فشاں پہاڑوں کے دہانے منہ کھولے ہوئے ہیں۔ یہ دہانے ایک دو نہیں بے شمار ہیں۔ جنہوں نے چیچک کی طرح اس کی سطح کو داغدار کر رکھا ہے۔ ان کی تعداد کم و بیش تیس ہزار ہو گی۔ بعض ان میں سے چھوٹے ہیں۔ لیکن کئی پچاس ساٹھ بلکہ سو میل سے زیادہ چوڑے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں چاند ابھی پوری طرح ٹھنڈا نہیں ہوا تھا اس کا اندرونی سیال مادہ جگہ جگہ لاوا کی شکل میں پھوٹ کر بہنے لگتا تھا۔ جس کی وجہ سے بڑے بڑے گڑھے پیدا ہو گئے ہیں۔

ان دہانوں کے علاوہ چاند کی سطح پر کئی جگہ بڑی بڑی دراڑیں سی ہیں جو کئی سو میل لمبی ہیں۔ ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا کہ یہ کیا ہیں اور کیونکر پڑ گئی ہیں۔ سب سے زیادہ عجیب اور حیران کن یہ بات ہے کہ بعض دہانوں سے نور کی سی شعائیں نکل کر پہاڑوں اور میدانوں کو عبور کرتی ہوئی دور دور تک خط مستقیم میں چلی گئی ہیں۔ دوربین میں دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاندی کی سی سفید اور نہایت چمکدار لکیریں ہیں جو ایک مرکز سے نکل کر پھیل رہی ہیں۔ یہ نظارہ کچھ اس قسم کا ہے جیسے سورج بادلوں میں چھپ جائے تو اس کی شعائیں روپہلی دھاریوں کی شکل میں نکلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ جوں جوں چاند بڑا ہوتا ہے۔ یہ دھاریاں زیادہ واضح ہونے لگتی ہیں اور بدر کامل میں پوری صفائی سے نظر آتی ہیں۔ سائنسدان اب تک یہ معمہ حل نہیں کر سکے کہ یہ دھاریاں کیا ہیں اور کیونکر معرض وجود میں آئی ہیں۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے چاند کسی زمانہ میں زمین کا ہی حصہ تھا۔ لیکن اب اس کی ہر چیز نرالی ہے زمین پر ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ بادل جھوم جھوم کر آتے ہیں بارشیں ہوتی ہیں اور ندی نالے زور و شور سے بہتے ہیں۔ کہیں گھنے جنگلات ہیں۔ کہیں چٹیل میدان، کسی جگہ صحرا ہیں اور کسی جگہ برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں، کسی وقت آندھیوں کا زور ہوتا ہے۔ طوفاں آتے اور جھکڑ چلتے ہیں۔ اور کبھی برفباری اور ژالہ باری اپنی بہاریں دکھاتی ہیں۔ بے شمار پرند فضائے بسیط میں اڑتے اور چہچہاتے نظر آتے ہیں۔ ایک طرف سرسبز و شاداب باغات جنت کا نمونہ پیش کرتے ہیں تو دوسری طرف ریگستان اور ان کی باد سموم دوزخ کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لے آتی ہے غرض ہماری زمین ہزاروں تغیرات کی آماجگاہ ہے۔ یہی تغیرات ہماری زندگی اور بقا کا سبب ہیں۔ لیکن چاند میں یہ کیفیات کہاں وہاں نہ پانی ہے نہ ہوا، نہ طوفان کا شور ہے نہ آندھیوں کا زور، نہ بادل ہیں، نہ پرند ہیں نہ چرند، میدان چٹیل پڑے ہیں اور پہاڑ خشک ہیں۔ نہ بلبلوں کے نغمے ہیں نہ پرندوں کے چہچہے، ایک ہو کا عالم ہے جو چاروں طرف چھایا ہوا ہے۔ دن اور رات کا تغیر ضرور موجود ہے۔ لیکن ان کی کیفیت بھی زمین سے مختلف ہے۔ یہاں بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات ہوتی ہے کیونکہ زمین اپنے محور کے گرد 24 گھنٹے میں چکر لگاتی ہے۔ لیکن چاند اپنے محور کے گرد چار ہفتوں میں گھومتا ہے۔ اس لئے وہاں دو ہفتے کا دن اور دو ہفتے کی رات ہوتی ہے۔ زمین کے مقابلہ میں وہاں پر سورج ستائیں اٹھائیس گنا سست چلتا نظر آتا ہے۔ مگر اس کی تمازت کہیں زیادہ ہے۔ دن کے وقت آگ برستی ہے گویا یہ عالم ہے کہ اگر پانی ہوتا تو کھولنے لگتا ...رجہ حرارت 150 تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن راتیں سخت سرد ہوتی ہیں۔ درجہ حرارت صفر سے بھی جب پانی برف بن جاتا ہے کئی درجہ نیچے ہوتا ہے۔ دھوپ میں کھڑے ہو جائیں تو جسم جھلسنے لگے گا۔ لیکن ذرا پہاڑوں کے سایہ میں پہنچ جائیں تو ایسا معلوم ہو گا کہ خطہ زمہریر میں پہنچ گئے ہیں۔

گرمی اور سردی کے انہیں .... تغیرات کے باعث لاوا سے بنی ہوئی چٹانوں کی بالائی تہیں پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی ہیں۔ اور ان کا باریک سفوف چاند کی پوری سطح پر پھیلا ہوا ہے۔ زمین پر تو ہوائیں گرد و غبار اڑا لے جاتی ہیں۔ اور بارشیں اسے کہیں کا کہیں پہنچا دیتی ہیں۔ لیکن چاند پر کی راکھ جہاں پڑی ہے۔ صدیوں سے وہیں قائم ہے۔ وہاں کے پہاڑ اس طرح ڈھلوان نہیں جیسے عموماً یہاں ہوتے ہیں۔ ان کی چٹانیں دیوار کی طرح سیدھی ہیں۔ اور اسی طرح گرد آلود ہیں۔ جیسے میدان۔ اس راکھ کی تہہ زیادہ موٹی نہیں تاہم اس کی ایک عجیب خاصیت ہے۔ کہ حرارت اس میں سے نہیں گزر سکتی دن کے وقت تو وہ اس قدر گرم ہوتی ہے کہ پاؤں جھلس جائیں۔ لیکن ذرا اسے کرید کر ہٹا دیا جائے۔ تو نیچے کی سطح برف کی طرح سرد معلوم ہو گی۔

ہماری زمین کے گرد ہوا کا ایک غلاف ہے جس میں آبی بخارات اور بخارات اور خاکی ذرات بھی موجود ہیں۔ یہ غلاف کائمک شعاعوں اور سورج سے آنے والی لہروں کو بڑی حد تک جذب کر لیتا ہے اور ان کا صرف ایک محدود حصہ زمین تک پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ دن کی گرمی کو ایک حد تک محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ فرق نہیں ہونے پاتا۔ اس کے خاکی ذرات آواز کو ہمارے کانوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور انتشار نور کا کام بھی دیتے ہیں۔ اگر یہ موجود نہ ہوتے تو رات کی تاریکی اچانک پھیلتی اور اچانک ہی غائب ہوا کرتی۔ لیکن ان کی بدولت سورج کے طلوع ہونے سے قبل اور اس کے غروب ہونے کے بعد کافی دیر تک روشنی موجود رہتی ہے جس سے کام کاج میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ پھر یہ انہیں خاکی ذرات کا کرشمہ ہے کہ آسمان ہمیں نیلگوں نظر آتا ہے۔ اور دن کے وقت تارے نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔ لیکن چاند ان فوائد اور کیفیات سے یکسر محروم ہے۔ وہاں روشنی اور تاریکی کے دور اچانک آتے اور اچانک جاتے ہیں۔ آسمان نیلا نظر آنے کی بجائے سیاہ ہے۔ اور سیاہ پردے میں سے سورج اور تارے بیک وقت جھانکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

چاند کی کشش ثقل زمین کی کشش کا چھٹا حصہ ہے۔ اس لئے جو چیز یہاں چھ سیر وزن رکھتی ہے۔ وہاں اس کا وزن صرف ایک سیر رہ جائے گا۔ جو شخص یہاں پر چھ سات فٹ اونچا کود سکتا ہے۔ وہاں اس کے لئے 30، 40 فٹ کی بلندی کو پھلانگ جانا مشکل نہ ہو گا جو کوفت پہاڑوں پر چڑھتے ہوئے یہاں ہمیں محسوس ہوتی ہے وہاں محسوس نہیں ہو گی۔ جن لوگوں کو دشت پیمائی کا سودا ہو ان کے لئے چاند اچھی جگہ ہے۔

چاند بھی زمین کی طرح ایک کرہ ہے لیکن چونکہ اس کا ہمیشہ ایک ہی رخ ہمارے سامنے رہتا ہے۔ اس لئے دوربینوں کے ذریعہ ہی اس کا مطالعہ کیا جا سکا ہے۔ دوسری سمت کا حال اسی صورت میں معلوم ہو سکتا ہے جب کہ سائنسدان چاند کے گرد راکٹ بھیجنے میں کامیاب ہو جائیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

اور نیک نمونہ سے کر جاتی ہیں قیامت تک صدقہ جاریہ کر جاتی ہیں جس سے ان کی اولادیں ان کے لئے دعائیں اور مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے کوشاں اور سرگرم رہتی ہیں۔

آپ نے بھی اور آپ کے بچوں نے بھی اس نیک کام میں حصہ لے کر ہمارے لئے دعا اور ثواب میں حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ واقعات پڑھ کر ہر شخص کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کی ماں کی داستان دہرائی جا رہی ہے۔ (میری اپنی والدہ بھی بہت چھوٹی عمر میں ہم بہن بھائیوں کو چھوڑ کر اللہ کو پیاری ہو گئی تھیں) صرف ایک بہن اور بڑا بھائی کچھ بڑے تھے۔ لیکن جو پیار اور محبت اور واقعات مجھے یاد ہیں اس سے تو یہی تاثر ملتا ہے کہ ماں جنت میں سے انعامات کا خدا تعالیٰ نے ایک تحفہ دنیا میں بھیجا ہوا ہے۔ انسان کی ماں کا ذکر کیا جانوروں اور چرند پرند میں بھی یہ جذبہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کس طرح سے ماں اپنے بچوں پر قربان ہونے اور ان کی خوراک کا اپنے نفس کو بھول کر اور جان قربان کرتے ہوئے انتظام میں ہمہ تن مصروف رہتی ہے یہ ہر انسان کی مشاہدے کی بات ہے۔ لیکن افسوس کہ آجکل یہ جذبہ دنیاداری میں ڈوبتا نظر آتا ہے۔

براہ مہربانی یہ الفضل کا سلسلہ جاری رکھیں تا ہماری نئی نسلیں ان پرانے بزرگوں خاص کر ماؤں / والدہ کے نیک نمونہ کو جاری و ساری رکھ کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بنیں۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کسی جنتر منتر یا پھونک سے ہی ہمیں اولیاء بنا دیں اور ایک زندگی کی روح پھونک دیں مگر خدا تعالیٰ تو پہلے ذبح کر لیتا اور پھر زندہ کرتا ہے بلکہ ایسے ایسے امتحانوں اور آزمائشوں کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے امتحانوں میں پورا پورا اترنے کے بعد خدا تعالیٰ ضرور ملتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

عراق کی تجویز

ایک طرف تو امریکہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ عراق پر باضابطہ حملہ نہیں کرے گا۔ دوسری طرف عراق نے بھی قدرے مصالحانہ انداز اختیار کیا ہے۔ عراق کے نائب وزیراعظم طارق عزیز نے عراق امریکہ تنازعے کے حل کے لئے غیر جانبدار معائنہ ٹیم کی تجویز دی ہے۔ ایک فرانسیسی اخبار میں شائع شدہ ایک انٹرویو میں طارق عزیز نے کہا کہ ہم نے سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ ایسے ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جن کی غیر جانبداری متنازعہ نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ممبر ممالک کو مساوی نمائندگی کے ساتھ کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ امریکہ کے انسپکٹروں کو صرف اس صورت میں ہتھیاروں کے معائنہ کے لئے عراق آنے کی اجازت دی جاسکتی ہے جب اقوام متحدہ کی ٹیم میں سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ممبروں کو مساوی نمائندگی کے ساتھ شامل کیا جائے۔

عراق کے صدر صدام حسین کے بیان سے امید کی کرن پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق امریکہ کے ساتھ تصادم نہیں چاہتا اس بیان میں عراق کے بحران سے پیدا شدہ کشیدگی اور مایوسی میں کمی ہو گئی ہے۔ مبصرین کو امید ہے کہ بنی نوع انسان کی تباہی کا خطرہ ٹل گیا ہے۔

عراق کے مرد آہن صدر صدام حسین نے یہاں کونسل آف منسٹرز کے اجلاس میں بتایا کہ عراق امریکی حکومت کے ساتھ تصادم کا ہرگز خواہاں نہیں۔ اگر بحران کے حل کے لئے اور سلامتی کونسل کے وعدے پورے کرنے کے لئے بات چیت مفید ثابت ہو سکتی ہو تو ہمیں اس قسم کے مذاکرات سے خوشی ہوگی۔

سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق صدر صدام نے کہا ہے کہ انہوں نے 6۔ نومبر کو عراق کی سلامتی کونسل کے نام اپنے خط میں جس فریم ورک کی وضاحت کی تھی اس سے باہر کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا۔ اس خط میں عراق کے خلاف سات سال سے عائد پابندیاں ختم کرنے کے لئے تاریخ مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

OOO

سوڈان کا امریکی ڈالر کے بائیکاٹ کا فیصلہ

سوڈان تجارتی معاملات میں امریکی ڈالر کا بائیکاٹ کردے گا۔ اس بات کا اظہار سوڈان کے صدر عمر البشیر نے امریکہ کی طرف سے نئی اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کے بعد کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی بھی قسم کے کاروباری معاملات میں ڈالر کا استعمال ترک کردیں گے۔ صدر عمر البشیر نے الزام لگایا کہ ڈالر کی عمارت غریبوں کی خون پسینے کی بنیاد پر کھڑی ہے۔ ہم نے اللہ کے حکم کے مطابق جہاد شروع کر دیا ہے۔ اور ہم سوڈان کے ہر باشندے کو فوجی تربیت اور اسلحہ سے لیس کر دیں گے۔ واضح رہے کہ سوڈان نے ہر قسم کی پابندیوں کی مزاحمت کرنے کا فیصلہ بھی کرلیا ہے۔

OOO

ملکہ اور شہزادہ دونوں دستبردار نہیں ہوں گے

برطانیہ کی ملکہ ایلزبتھ دوئم کے بارے میں برطانوی پریس میں ایسی خبر نما قیاس آرائیاں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ 71 سالہ ملکہ برطانیہ اپنے بیٹے اور ولی عہد پرنس آف ویلز شہزادہ چارلس کے حق میں دستبردار ہو رہی ہیں۔ اسی طرح شہزادہ چارلس کے بارے میں بھی ایسی قیاس آرائی ہوتی رہتی ہے کہ وہ خود بادشاہ نہیں بنیں گے بلکہ اپنے بڑے بیٹے ولیم کے حق میں دستبردار ہو جائیں گے۔

تازہ ترین خبروں میں بتایا گیا ہے کہ نہ تو ملکہ برطانیہ ایلزبتھ ثانی اپنے بیٹے کو اپنی زندگی میں بادشاہ بنانا چاہتی ہیں۔ اور نہ شہزادہ چارلس اپنا حق چھوڑ کر اپنی بجائے اپنے بڑے بیٹے کو شہنشاہیت کے تخت پر بٹھائیں گے۔ یہ دونوں قیاس آرائیاں اس وقت کی جا رہی ہیں جبکہ شہزادی ڈیانا کی وفات کے بعد افسوس کی فضا تھم گئی ہے اور شہزادہ چارلس اور ان کا بیٹا شہزادہ ولیم اب نئی خبروں کا موضوع بن رہے ہیں۔

OOO

امریکی تنصیبات پر حملہ کا خطرہ

پاکستان میں امریکی تنصیبات پر حملوں کے خطرہ کے پیش نظر وفاقی حکومت نے حفاظتی انتظام سخت کر دیئے ہیں۔ چار امریکیوں کے قتل کے بعد امریکی کمپنی کی ملکیت لعل پیر پاور سٹیشن پر حفاظتی انتظام سخت کر دیا گیا ہے۔ تھرمل پاور سٹیشن میں مقیم امریکیوں نے باہر نکلنا ترک کر دیا ہے۔ ایمل کانسی کی گرفتاری میں استعمال ہونے والی گاڑیاں بھی اسی پاور سٹیشن سے فراہم کی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت کے احکامات پر محکمہ داخلہ نے پنجاب کے تمام کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ امریکی قونصل خانوں کمپنیوں فرموں اور دیگر تنصیبات پر حملے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا ان پر خصوصی انتظامات کئے جائیں۔ سیکیورٹی اہلکاروں کو چوبیس گھنٹے الرٹ رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ پاکستان میں مقیم امریکی شہریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اسٹیشن چھوڑنے سے پہلے پولیس کو اطلاع دیں۔

OOO

سابق امریکی سفیر کا بیان

جنرل ضیاء کے طیارے کے حادثے میں امریکی سفیر کی ہلاکت کے بعد پاکستان میں متعین ہونے والے امریکی سفیر رابرٹ اوکلے جتنی دیر بھی پاکستان رہے ان کو ایک اہم شخصیت سمجھا جاتا رہا۔ اب بھی ان کے تبصرے پاکستان کے بارے میں خصوصی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ کے پاکستان اور بھارت اور بنگلہ دیش کے دورے کے حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر رابرٹ اوکلے نے کہا کہ بھارتی وزیراعظم اندر کمار گجرال نے انہیں بتایا تھا کہ سرد جنگ اب ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے کسی ایک ملک کے دوست نہیں ہیں۔ بلکہ امریکہ اور بھارت اب قریبی دوست ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے عہدیداروں کے مطابق امریکی وزیر خارجہ جنوبی ایشیا کے لیڈروں کے ساتھ بات چیت میں دہشت گردی کے خلاف کارروائی ماحولیات اور پاکستان بھارت بات چیت کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 22-نومبر 1997ء

12-30 رات-جرمن سروس
1-30 چلڈرنز کارنر
2-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان فرسٹ ایڈ۔
2-30 خطبہ از حضرت صاحب
3-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن یو-ایس-اے پروڈکشن مجلس سوال وجواب حضرت صاحب کے ساتھ مل واکی وسکونسن 94-10-24 حصہ دوئم
8-00 اردو کلاس۔
9-00 کمپیوٹرس کے لئے حصہ 34
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
12-00 سرائیکی پروگرام۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب فرسٹ ایڈ
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی حضرت امام جماعت الثانی۔
5-05 تلاوت-خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 چلڈرنز ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 عربی پروگرام۔
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 اردو کلاس۔

اتوار 23-نومبر 1997ء

12-30 رات-جرمن سروس۔
1-30 چلڈرنز کارنر- شاعری مقابلہ بر موقع پاکستان گولڈن جوبلی تقریبات۔
2-30 مجلس سوال وجواب
3-30 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-25 چینی زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر-شاعری۔ مقابلہ بر موقع پاکستان گولڈن جوبلی تقریبات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کینیڈین ہورائزن- مجلس عرفان- (25-5-97) ٹورانٹو-حصہ اول
8-00 اردو کلاس۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- شاعری مقابلہ بر موقع پاکستان گولڈن جوبلی تقریبات۔
12-00 خطبہ از حضرت صاحب (21-11-97)
1-00 مجلس سوال وجواب البانین احباب کے ساتھ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 20-8-97
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 اراؤنڈ دی گلوب ہینڈی کرافٹ نمائش از لجنہ پاکستان 1995ء
5-05 تلاوت-حدیث۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام- حصہ دوئم دین حق کا تعارف
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔

اعلان

○ گذشتہ کچھ عرصہ میں پنجاب یونیورسٹی' اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور' بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں مختلف پروگرام میں داخلے ہوئے ہیں۔ جن طلبہ نے ان اداروں میں داخلہ حاصل کیا ہو وہ اپنے شعبہ کا آخری اوپن میرٹ اور اپنے کوائف (ایڈریس وغیرہ) سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مورخہ 18۔ اکتوبر 1997ء کو عزیزہ منورہ ناہید صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب اسلام نگر فیصل آباد کا نکاح ہمراہ مکرم محمد سلیمان نعیم صاحب ابن مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب دارالیمن ربوہ بعوض بیس ہزار روپے حق مہر نیشنل ہوٹل فیصل آباد میں مکرم ظفر احمد ناصر صاحب مربی ضلع فیصل آباد نے پڑھا۔

اسی روز عزیزہ نائیلہ نصیر صاحبہ بنت چوہدری نصیر احمد صاحب کی تقریب رخصتانہ بھی منعقد ہوئی۔ خداوند کریم اپنے فضل سے یہ دونوں رشتے جانبین کے لئے بہت بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم محمود احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ کو خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "شارق محمود" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم سردار محمد حنیف صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کا پوتا۔ اور محمد صدیق صاحب آف ڈسکہ کا نواسہ ہے۔ بچے کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ اسحاق عابد صاحب کراچی 13-جون 1997ء کو بعارضہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ وفات کے وقت وہ اپنے بیٹے کرنل سلیمان احمد صاحب کے پاس رہائش پذیر تھے۔ آپ حکیم فتح دین صاحب (وفات یافتہ) صریح ضلع جالندھر کے پوتے اور حکیم صاحب کے بڑے بھائی عمر دین صریح ضلع جالندھر رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے اور کیپٹن شیخ نواب دین صاحب (وفات یافتہ) کے بھتیجے تھے۔ مورخہ 14-جون بعد فجر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ بیت المبارک میں پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

امداد مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں بسا اوقات آمد میں کمی نادار مریضوں کو اس سہولت سے محرومی کا موجب ہو جاتی ہے۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

عشرہ وصولی وقف جدید

28-نومبر تا 7-دسمبر 1997ء

○ امراء صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گذارش

☆ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے۔ مگر ادائیگی نہیں فرماسکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدے ہیں اور نہ ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگرپارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق ہے اس مد کا نام "امداد مراکز نگرپارکر" ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ وصول شدہ رقوم بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

احباب کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل سے مالی سال برکتوں سے اختتام پزیر فرمائے۔ اور جملہ مجاہدین وقف جدید کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔

(ناظم مال وقف جدید)

پروف ریڈنگ

○ ہمارے پروف ریڈرز خدا کے فضل سے نہایت محنت اور لگن سے پروف پڑھتے ہیں لیکن اس کے باوجود غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ اگر قارئین ہمیں پروف ریڈنگ کی غلطیوں کی طرف توجہ دلائیں تو ہم ان کے ممنون بھی ہوں گے اور غلطیاں درست کرنے کا بھی ہمیں موقع ملے گا۔

(ادارہ)

ضرورت چوکیدار

○ احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے ایک ہمہ وقت چوکیدار کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب مکرم امیر ضلع کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد اپنی درخواستیں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کریں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان

○ خاکسار حضرت مولوی عبدالستار خان افغان المعروف "بزرگ صاحب" رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ یکے از شاگردان حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب (قربان راہ مولا افغانستان) کے حالات زندگی اکٹھے کر رہا ہے۔ اگر کسی دوست کو حضرت بزرگ صاحب کی مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہو اور ان سے براہ راست کوئی بات سنی یا مشاہدہ کی ہو یا ان کے خاندان کے کسی بزرگ نے حضرت بزرگ صاحب کے متعلق کوئی واقعہ یا ان کی سیرت یا قبولیت دعا وغیرہ کے متعلق بیان کیا ہو۔ تو براہ کرم خاکسار کو اس سے جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

عبدالرحیم خان عادل ابن حضرت عبداللہ خان صاحب درویش ابن حضرت عبدالغفار خان صاحب (برادر اکبر حضرت بزرگ صاحب)

1/5 دارالصدر غربی ربوہ۔

پتہ درکار ہے

۔ مکرم سید پیام نبی صاحب ابن مکرم سید غلام نبی صاحب 1-2-13/27 ماڈل کالونی کراچی۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو فوری طور پر دفتر وصیت کو اطلاع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

ہے وہ۔ میری اور آپ کی زندگی کا مزہ اس دعا کے بغیر نہیں جس میں ہم محض اپنے لئے نہیں، دوسروں کے لئے خیر مانگیں خدا سے۔ آپ نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہے۔ اثر نہیں ہو سکتا جب تک خدا اثر نہ ڈالے۔

(از خطبہ 25۔ مئی 1979ء)

○○○

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خداتعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کرسکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 19- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے وزیر اعظم محمد نواز شریف اور دیگر 12 مدعاعلیہان پر باقاعدہ فرد جرم عائد کر دی ہے۔ عدالت کے حکم پر مدعاعلیہان چوہدری فاروق اٹارنی جنرل نے تحریری طور پر "فرد جرم" وزیر قانون خالد انور، اراکین پارلیمنٹ خواجہ محمد آصف، اسفندیار ولی، اجمل خٹک، پروفیسر ساجد، "جنگ" "نوائے وقت" اور "مسلم" کے ایڈیٹروں، پی ٹی وی اور چیئرمین پی ٹی وی کے وکلاء میں تقسیم کیں۔

○ سپریم کورٹ میں قومی اسمبلی کے سیکرٹری نے بتایا کہ حذف شدہ ریکارڈ موجود ہی نہیں۔ جس پر چیف جسٹس نے کہا کہ ہمیں ریکارڈ نہیں دیا جائے گا تو عدالت آئین اور قانون کے تحت کیسے کام کرے گی۔ حقائق سے دور رکھا جائے گا تو عدالت کو مجبوراً قومی اسمبلی کی کارروائی حاصل کرنے کے لئے دوسرے ذرائع استعمال کرنا پڑیں گے۔ سیکرٹری اسمبلی نے اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے سپیکر کی اجازت سے ریکارڈ بروقت بھیجا پھر عدالت نے نیا حکم دیا کہ حذف شدہ ریکارڈ بھیجیں، قواعد وضوابط کے مطابق ایسا ریکارڈ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ سے باہر بھجوایا ہی نہیں جا سکتا۔ چیف جسٹس نے دریافت کیا۔ حذف شدہ ریکارڈ کو کیا کیا۔ جلا دیا گیا ہے یا ضائع کر دیا ہے۔ سیکرٹری اسمبلی نے جواباً کہا کہ میں نے متعلقہ شعبے سے پوچھا ان کا موقف ہے چونکہ ریکارڈ حذف شدہ ہے اس لئے ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اس پر چیف جسٹس نے حکم دیا کہ تحریری بیان جمع کرائیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر صدر پارلیمنٹ میں پاس ہونے والے بل پر دستخط کر دیں تو موجودہ بحران ختم ہو سکتا ہے۔ بحران کے خاتمہ کی یہی صورت ہے۔ نیا قانون اس لئے بنایا ہے کہ فیصلہ کسی بھی وقت آ سکتا ہے لیکن اپیل کرنا میرا حق ہے۔ جیل جانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ میرے خلاف فیصلہ آیا اور کسی دوسری شخصیت کو آگے لانا پڑا تو ہم بہتر فیصلہ ہی کریں گے۔

○ وزیر اعظم پر عائد کردہ فرد جرم میں ان پر توہین عدالت کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ کہ انہوں نے 29- اکتوبر کو پریس کانفرنس میں اور 9 نومبر کو لاہور میں ایوان اقبال کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سپریم کورٹ کا مذاق اڑایا اور کہا "چیف جسٹس نے کسی اتھارٹی کے بغیر ڈیڑھ دن میں آئین کی چودھویں ترمیم کو معطل کر دیا ہے۔ وہ ملک میں غیر متوقع اور غیر جمہوری صورتحال پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ فرد جرم میں کہا گیا ہے کہ ایوان اقبال میں عدلیہ کے احترام کی بات پر تمام حاضرین ہنس پڑے۔

29- اکتوبر کو پریس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کو 14ویں ترمیم کی معطلی کا اختیار نہیں۔ اور یہ کہ چیف جسٹس نے لوٹا کریسی کی روایت کو زندہ کر دیا ہے اور فلور کراسنگ کی لعنت بحال کر دی ہے۔

○ توہین عدالت کے مرتکب خواجہ آصف نے کہا تھا کہ چیف جسٹس نے آئین مذاق بنا رکھا ہے۔ اور عدلیہ کو سخت مزاج، مشتعل اور مغرور شخص جو فرد واحد ہے کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اختیارات پر قبضہ کرنے کے لئے انہوں نے عمرہ بھی ادھورا چھوڑ دیا۔

○ سپریم کورٹ نے فرد جرم میں کہا ہے کہ ایم حمزہ نے کہا کہ "چیف جسٹس نے عدلیہ کو دنیا بھر میں بدنام کر دیا ہے۔ اور سپریم کورٹ جانبداری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔" اسفندیار ولی نے کہا "یہ صرف فرد واحد کی جنگ ہے۔ ہم ربڑ سٹمپ بن کر رہ گئے ہیں۔ کوئی قوت ہمارے منہ بند نہیں کر سکتی" اجمل خٹک نے کہا کہ "چیف جسٹس کو سپریم کورٹ کا اعتماد حاصل نہیں۔ وہ عہدہ ذاتی حیثیت میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔" پروفیسر ساجد میر نے کہا "چیف جسٹس نے اپنے حلف کی خلاف ورزی کی ہے۔ نوائے وقت نے سرخی لگائی "چیف جسٹس نے لوٹا ازم زندہ کر دیا۔ روزنامہ جنگ نے نواز شریف کا یہ بیان شائع کیا کہ "چیف جسٹس نے کس اختیار کے تحت لوٹا کریسی کا راستہ کھولا" روزنامہ مسلم کی سرخی تھی "نواز کا عدلیہ کے خلاف اعلان جنگ" ایم ڈی پی ٹی وی نے "ایسے بیانات نشر کئے اور کارٹون دکھائے جن سے یہ تاثر پیدا ہوا کہ عدلیہ نے لوٹا ازم بحال کر دیا ہے۔" چیئرمین پی ٹی وی پر بھی یہی الزام ہے۔ یہ قابل تعزیر ہے۔

○ وزیر اعظم کے وکیل ایس ایم ظفر نے عدالت سے کہا کہ وزیر اعظم خود چل کر آ گئے ہیں۔ سندھ کی روایت ہے کہ کسی کے گھر آنے پر ناراضگی ختم ہو جاتی ہے۔ اس پر جناب چیف جسٹس نے کہا کہ خود چل کر آنے اور بلانے میں فرق ہوتا ہے۔ وزیر اعظم کو عدالت سے ساڑھے بارہ بجے جانے کی اجازت دے دی گئی۔

○ وزیر اعظم نواز شریف کا قوم سے خطاب دوسرے روز بھی ملتوی کر دیا گیا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے وزیر اعظم ہاؤس میں ملک کی موجودہ صورتحال کے تناظر میں انتہائی اہم ملاقات کی جو دو گھنٹے سے زائد جاری رہی۔ چیف جسٹس سے اختلافات پر بھی گفتگو ہوئی۔ وزیر اعظم نے موقف اختیار کیا کہ حکومت تمام معاملات کو افہام وتفہیم سے حل کرنا چاہتی ہے۔ بری فوج کے سربراہ نے تشویش کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ فوج کسی غیر آئینی اقدام کی حمایت نہیں کرے گی۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق حکومت کے اعلیٰ سطحی وفد کی ٹیم نے توہین عدالت کے قانون میں ترمیم کے بارے میں پارلیمنٹ کے منظور کردہ بل پر صدر سے تفصیلی مذاکرات کئے۔ حکومتی ٹیم میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف وزیر قانون خالد انور، وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق شامل تھے۔ حکومتی ٹیم کے ایک رکن نے کہا کہ "ہم صدر سے دستخط کرانے نہیں گئے تھے۔ حکومتی موقف اجاگر کرنے گئے تھے۔ صدر نے صورتحال بہتر بنانے کے لئے تجاویز دی ہیں۔

خوشخبری
ریڈی میڈ ملبوسات کی مخصوص ورائٹی پر
سالانہ کلیئرنس سیل شروع ہو چکی ہے
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
212039

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

میاں بھائی
(ضرورت سیلزمین)
تعداد اسامی: 2
عمر: 25 تا 35 سال
تعلیم: کم از کم میٹرک
پتہ برائے رابطہ
پٹھہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ
لاہور
7932514
7932515
7932516

کیا آپ پریشان ہیں کہ بیٹے کی ولیمہ پارٹی یا بیٹی کی بارات پر آپ مہمانوں کی تواضع کیسے کریں — تو اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ اس کا حل شاد بیکرز نے ڈھونڈ لیا ہے۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر پیش کرنے کیلئے کولڈ ڈرنکس • کریم پیسٹری • ورائٹی پیسٹری کوکونٹ سویٹ • پیٹیز اور بے شمار ورائٹیز کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
شاد شاپنگ سنٹر (اینڈ) بیکرز
پروپرائیٹر: مقصود احمد قمر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212254
فیکٹری 212564

ورائٹی واعتماد کا نام
ہمارے ہاں نت نئے ڈیزائنوں میں لیڈیز کوٹ اور برقعے دستیاب ہیں۔ اور مردانہ واسکٹ ٹو پیس سوٹ اور ڈبل بریسٹ سوٹ بھی تیار مل سکتے ہیں نیز جارجٹ، ڈبل جارجٹ، ٹرپل جارجٹ، سلوٹن واش، مرینہ، لبنیٰ، شنگائی، پروشہ، کرنکل امبوس اور ہر قسم کا لیڈیز کپڑا اعلیٰ ورائٹی میں دستیاب ہے۔ اور مردانہ کوٹ پتلون کی سلائی بھی کی جاتی ہے نیز کوٹ پتلون کا کپڑا بھی انتہائی کم قیمت میں دستیاب ہے۔
ایم اشرف ٹیلرز
ریڈی میڈ گارمنٹس
(اینڈ) کلاتھ ہاؤس
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ
211365

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹیل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں • رنگین وبلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر: فہیم احمد پم

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بہترین ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لیڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834